العطایا الاحمدیہ
فی
فتاویٰ نعیمیہ
صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ

۱۳۹۶ھ و ۱۹۷۶ء

جلد چہارم

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ملنے کا پتہ نعیمی کتب خانہ گجرات

ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۹، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون: ۷۲۲۵۰۸۵ - ۷۲۲۱۹۵۳

نام کتاب ———— العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ

جلد ———— چہارم

نام مصنف ———— صاحبزادہ اقتدار احمد خان قادری اشرفی

اشاعت ———— نومبر ۱۹۹۹ء

تعداد ———— ۱۱۰۰

کتابت ———— سیف اللہ شاہد کاتب حضرت کیلیانوالہ

ہدیہ ————

ناشر ———— نعیمی کتب خانہ گجرات
ضیاء القرآن لاہور

ملنے کا پتہ

نعیمی کتب خانہ احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

۷۸۶ ———— ۹۲

فتویٰ۔ تمام مسلمان مردوں کو خواہ کسی بھی عمر والا ہو کالا خضاب لگانا حرام ہے

سوال نمبر ۱:۔

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلے میں کہ کیا مسلمان مرد اور عورت کو جب کہ اُس کے بال بڑھاپے سے سفید ہو جائیں۔ سر یا داڑھی پر کالا خضاب لگانا جائز ہے یا حرام یا مکروہ تنزیہی یا تحریمی۔ آج کل اکثر مساجد کے امام داڑھی اور سر کے بالوں پر بالکل سیاہ خضاب لگاتے ہیں اور امامت بھی کراتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جائے تو کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیتے مگر خضاب لگانے سے باز بھی نہیں آتے۔ ابھی حال ہی میں مکتبہ ضیاءُ القرآن لاہور کی مطبوعہ ایک چھوٹی سی کتاب ہماری نظر سے گزری جو تقریباً اڑتالیس صفحات کی ہے۔ اُس کے مصنف خطیبِ اہلِ سنت علامہ اوکاڑوی ہیں۔ ہم ان کو بہت اچھی طرح بچپن سے جانتے ہیں پہلے یہ نعت خوان تھے پھر دینی علوم حاصل کر کے عالم دین بنے اہلِ سنت والجماعت کے بہت بڑے قابلِ فخر خطیب ہیں۔ مولانا قبلہ غلام علی اکاڑوی صاحب کے شاگرد ہیں۔ وعظ اور تقریروں کی بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ نقشبندی سلسلے سے ہیں خود کو سنی بریلوی کہتے ہیں مگر یہ کتاب دیکھ کر ہم کو افسوس بھی ہوا اور حیرانی بھی۔ کہ انہوں نے کالے خضاب لگانے کو جائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ تمام علماءِ اہل سنت اس کو حرام کہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو حرمتِ خضابِ سیاہ پر ایک کتاب لکھی ہے اُس کے ہوتے ہوئے پھر جواز پر کتاب لکھنا ہم نہیں سمجھتے کہ ایک بریلوی سنی کے لیے یہ کہاں تک مناسب ہے۔ اس لیے آپ کے آستانے پر رجوع کر رہے ہیں کہ آپ اس کتاب کا مکمل جواب تحریر فرمائیں اور مکمل تردید فرماتے ہوئے اعلحضرت کا مسلک روشن فرمائیں۔ اس وقت آپ کے سوا کوئی ایسا صاحبِ قلم عالم نظر نہیں آتا جو ہماری

علمی تشنگی دور کر سکے۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔

دستخط سائلین۔ منجانب علماءِ اہل سنت سیالکوٹ وڈسکہ۔

عبداللطیف شیرازی وغیرہ 9/9/91

بعونِ العلّام الوھاب

الجواب

آپ کا مرسلہ استفتاء اور کتاب مسمّٰی بہ مسئلہ سیاہ خضاب۔ وصول ہوئی۔ میں نے اس کتاب کا بہت غور سے مطالعہ کیا، اس کتاب کی علمی کمزوریوں نے مجھے حیران کر دیا مزید حیرانی یہ کہ ٹائٹل پر القابات کے سلسلے میں حضرت علامہ مرحوم کو مجدد مسلک اہل سنت بنایا گیا ہے۔ حضرت علامہ کو میں بھی بہت اچھی طرح قریب سے جانتا ہوں۔ مگر ان کی اس کتاب کا مجھ کو علم نہیں تھا۔ حضرت علامہ اب وفات پا چکے ہیں اس لیے ان سے تو کچھ استفسار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اُن کی زندگی میں جب ایک دفعہ گجرات شہر میں میری اُن سے ملاقات ہوئی اور ان کی خضاب سیاہ لگی داڑھی مبارک کی وجہ سے ان کی اعزازی امامت میں اُن کے پیچھے میں نے باجماعت نماز پڑھنے سے انکار کر دیا تو وہ ازراہِ احترام بالحاظ مصلے سے ہٹ گئے تھے اور نماز نہ پڑھائی تھی بعدہٗ میں نے مسئلۂ خضاب پر اُن سے گفتگو کرنا چاہی تو یہ فرما کہ اس وقت میرا ذہن اس مسئلے پر حاضر نہیں ہے۔ معذرت چاہ لی تھی ایک اور ساتھی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے صاحبزادہ سے اس مسئلے پر گفتگو کیوں نہ فرمائی تو بقول اُس ساتھی کے فرمایا کہ یہ میرے استاد کا استاد خانہ ہے میں یہاں کسی مسئلہ پر مباحثہ نہیں کر سکتا۔ حضرت علامہ کمال فیاضانہ طبیعت کے مالک تھے اور ہم میں سب سے زیادہ اَخلاقِ حسنہ والے کسی مسئلے پر اختلاف ہونا علیحدہ بات ہے مگر جہاں تک علمی قابلیت اور وجاہت بشری کا تعلق ہے تو حضرت مرحوم بہت بلندیوں پر تھے۔ اس کتاب کی علاوہ دیگر کتب عظیم علمی سرمایہ ہے۔ عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار تھے۔ تمام اہل سنت اور خاص کر اہل کراچی پر آپ کے علمی احسانات بہت ہیں۔ وہ مفتی شفیع دیوبندی جن کو وہابیوں اور اہل دیوبند نے خدا بنایا ہوا تھا ان کی طاغوتیت کو اگر کسی نے توڑا تو وہ

اِن کی ہی باکمال ذات تھی اِن کا رہائے درخشاں کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اُن کے خاندانی چمن میں ہمیشہ بہار رہے۔ آپ کی مرسلہ کتاب جو غالباً اُن کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ طبع ہوئی اس کے مسئلے سے مجھ کو واقعی اختلاف ہے جس کا تردیدی جواب بھی ضرور ضرور آپ کو دوں گا کیونکہ آپ کے استفتا کے بعد یہ تسلی بخش جواب دینا مجھ پر فرضِ علمی ہے مگر تصنیفی اعتبار سے حضرت علامہ مرحوم کی یہ کتاب بہت اہمیت اور ادب والی ہے۔ مسئلہ دلائل اگرچہ کمزور ہے لیکن طرزِ تحریر بہت میٹھی باادب واحترام ہے۔ رہا ٹائٹل پر لفظ مجدد کا لقب لکھنا تو اس بات کا مجھ کو یقین ہے کہ ان کی خواہش سے یا اُن کے اپنے قلم سے یہ نہیں لکھا گیا بلکہ بعد کے کسی ایسے عقیدت مند نے یہ لکھا ہے جو مجدد کی شرعی حیثیت اور اسلام کے اس اعلیٰ منصب کی حقیقت سے قطعاً ناواقف ہے یہ منصب وھبی ہے کسبی نہیں جو کسی ڈگری سند، سرٹیفکیٹ، یا تمغہ کی طرح کسی تھالی میں رکھ کر پیش کر دیا جائے اور جسے چاہا دیدیا جائے یا جو شخص چاہے جس کو چاہے مجدد بناتا پھرے یہ مرتبہ عظمیٰ تو خاص عطیۂ الٰہیہ ہے۔ جس کو حاصل کرنے اور نبھانے سنبھالنے کے لیے ہزار ہا صلاحیتوں کی ضرورت ہے۔ فی زمانہ اسلامی مناصب۔ مدارج اور دینی ذمہ داریوں والے مخصوص تعارفی صفاتی القابات کا استعمال ایک فیشن بنتا جا رہا ہے۔ ہر شخص مفتی وعلامہ اور مجدد ومجتہد بنا پھر رہا ہے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں جب کہ دنیوی عہدوں میں کوئی اپنے آپ کو پولیس کا سپاہی یا تھانیدار نہیں کہہ سکتا۔ ڈی۔ سی۔ ایس پی۔ کہنا کہلوانا یا لکھنا تو بڑی بات ہے اور اگر کوئی بیوقوف ایسا کرے بھی تو اُس کو جعلی تھانیدار بننے کے جرم میں گرفتار کر کے قانونی سزا دی جاتی۔ کہ یہ اس عہدے اور منصب کی توہین ہے۔ مگر آج اسلامی عظیم عہدوں کی کوئی بھی توہین کرتا پھرے کوئی گرفت نہیں۔ لیکن کوئی شخص یہ نہ بھولے کہ جس طرح جعلی تھانیدار وغیرہ بننا اِس عہدے کی توہین ہے اور ایسے جعلی بننے بنانے والوں کو ملکی قانون سزا دیتا ہے۔ اِسی طرح جعلی مفتی۔ مجدد مجتہد وغیرہ بننا بنانا بھی اِن اسلامی عہدوں کی توہین وگستاخی ہے جس کی سزا آخرت میں یقیناً ملے گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو بچائے۔ دنیا میں تو لوگوں نے اس چیز کو کھیل بنا لیا ہے لیکن آخرت میں۔ دیگر جرائم کی طرح اس جرم کا پتہ چل جائے گا۔ نیز مجدد